Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ = رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

بروز بدھ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱ / ۲۶	۶ صفر ۱۳۹۱ھ ۲۲ امان ۱۳۵۱ ہش ۲۲ مارچ ۱۹۷۲ء	نمبر ۶۶

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲۱ رامان - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۰ رامان کی رپورٹ مظہر ہے کہ :-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کیلئے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ کی صحت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ - ۲۱ رامان - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

میرے بیٹے عزیزم حافظ محمد اسحٰق صاحب مقیم سوئٹزرلینڈ کو اللہ تعالیٰ نے بچی عطا فرمائی ہے نومولودہ عبدالسلام صاحب آف سوئٹزرلینڈ کی نواسی ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک صالح اور قرۃ العین بنائے۔ آمین

(حاجی محمد ابراہیم خلیل ربوہ)

عزیزم نعمت اللہ صاحب جو ایم، ایس، سی فزکس کے ہونہار طالب علم ہیں۔ شدید بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے انکی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(پروفیسر) بشارت الرحمٰن ایم اے ربوہ)

صدقہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو دور کر دیتا ہے

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

اَلصَّدَقَۃُ تُطْفِیُٔ غَضَبَ الرَّبِّ

صدقہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو دور کر دیتا ہے۔ اور ابتلاؤں اور مصیبتوں سے اُسے محفوظ رکھنے کا باعث بنتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ خرچ کیجئے۔

آپ کے ذمہ لازمی چندہ جات (چندہ عام - حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ) نیز زکوٰۃ میں سے کوئی رقم واجب الادا تو نہیں؟

(ناظر بیت المال آمد)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ سے محبّت کرنے سے مراد یہ ہے کہ ہر چیز پر اُسکی رضا کو مقدم کیا جائے

زبانی اقرار کے ساتھ عملی رنگ میں اسکی تصدیق بھی لازمی اور ضروری ہے

"خدا تعالیٰ کے ساتھ محبت کرنے سے کیا مراد ہے؟ یہی کہ اپنے والدین، بیوی، اپنی اولاد، نفس۔ غرض ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کی رضاء کو مقدم کر لیا جاوے۔ چنانچہ قرآن شریف میں آیا ہے فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو ایسا یاد کرو جیسا کہ تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ اور سخت درجہ کی محبّت کے ساتھ یاد کرو۔ اب یہاں یہ امر غور طلب ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ تعلیم نہیں دی کہ تم خدا کو باپ کہا کرو بلکہ اس لئے یہ سکھایا ہے کہ نصاریٰ کی طرح دھوکہ نہ لگے اور خدا کو باپ کر کے پکارا نہ جائے اور اگر کوئی کہے کہ پھر باپ سے کم درجہ کی محبّت ہوئی تو اِس اعتراض کے رفع کرنے کے لئے اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا رکھ دیا۔ اگر اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا نہ ہوتا تو یہ اعتراض ہو سکتا تھا۔ مگر اب اِس نے اُس کو حل کر دیا۔ جو باپ کہتے ہیں وہ کیسے گرے کہ ایک عاجز کو خدا کہہ اُٹھے"۔

"اصل توحید کو قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالےٰ کی محبّت سے پورا حصّہ لو۔ اور یہ محبّت ثابت نہیں ہو سکتی جب تک عملی حصّہ میں کامل نہ ہو۔ نری زبان سے ثابت نہیں ہوتی۔ اگر کوئی مصری کا نام لیتا رہے تو کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ شیریں کام ہو جاوے یا اگر زبان سے کسی کی دوستی کا اعتراف اور اقرار کرے مگر مصیبت اور وقت پڑنے پر اُس کی امداد اور دستگیری سے پہلو تہی کرے تو وہ دوست صادق نہیں ٹھہر سکتا۔ اِسی طرح پر اگر خدا تعالیٰ کی توحید کا نرا زبانی ہی اقرار ہو اور اُس کے ساتھ محبّت کا بھی زبانی ہی اقرار موجود ہو تو کچھ فائدہ نہیں بلکہ یہ حصّہ زبانی اقرار کی بجائے عملی حصّہ کو زیادہ چاہتا ہے۔ اس سے یہ مطلب نہیں کہ زبانی اقرار کوئی چیز نہیں ہے۔ نہیں میری غرض یہ ہے کہ زبانی اقرار کے ساتھ عملی تصدیق لازمی ہے۔ اِس لئے ضروری ہے کہ خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو۔ اور یہی اِسلام ہے۔ یہی وہ غرض ہے جس کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۸ و ۱۸۹)

شہسواری کے متعلق احمدی بچوں سے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا خطاب

"احمدی بچوں میں قوّت اور بہادری پیدا کرنی چاہیئے ... میرا تو دل چاہتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ روپیہ دے تو گھوڑے رکھے جائیں اور ان پر سب بچوں کو سواری سکھائی جائے اور وہ پورے پورے سوار ہوں۔ لیکن جب تک اتنا مال نہیں ملتا بچوں کو دوسری کھیلوں کا کھلاڑی بنانا چاہیئے کیونکہ اچھے کھلاڑی کے اخلاق بھی اچھے ہوتے ہیں"۔

(الفضل ۱۰ جولائی ۱۹۲۳ء صفحہ ۹)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۲ ر امان ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منافقین کی ایک واضح اور بیّن علامت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں اور منافقوں کی علامات کھول کھول کر بیان فرمائی ہیں تاکہ ہدایت اور گمراہی میں نیز کھروں اور کھوٹوں میں فرق اور امتیاز ظاہر ہو سکے اور مومنوں کی جماعت میں کسی کے لئے ٹھوکر کھانے اور غلط راہ پر گامزن ہو کر دینی اور دنیوی فلاح سے بے نصیب ہونے کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ نے بڑی تفصیل سے بتایا ہے حقیقی مومنوں میں جو صفات حسنہ پائی جاتی ہیں منافقین ان سے اُلٹ صفاتِ قبیحہ سے متصف ہوتے ہیں۔ مومنوں کے متعلق اگر فرمایا اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ (سورۃ الحجرات آیت ۱۶) تو منافقوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ ۝ (سورۃ المنافقون آیت ۲) اسی طرح اگر مومنوں کی ایک صفت یہ بیان فرمائی ھُمْ عَلٰی صَلَوٰتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ (سورۃ المؤمنون آیت ۱۰) تو منافقوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی (النساء آیت ۱۴۳) اور پھر مومنوں کے متعلق اگر یہ فرمایا کہ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ (آل عمران آیت ۱۹۲) تو منافقوں کے متعلق بتایا وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ مُّذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِکَ (النساء آیت ۱۴۴) اسی طرح مومنوں کی جہاں ایک صفت یہ بیان فرمائی کہ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ (آل عمران آیت ۱۳۵) وہاں منافقوں کے متعلق بتایا وَلَا یُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَھُمْ کٰرِھُوْنَ ۝ (التوبہ آیت ۵۴) پھر ایک طرف مومنوں کی خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمٰنٰتِھِمْ وَعَھْدِھِمْ رٰعُوْنَ (المؤمنون آیت ۹) تو دوسری طرف منافقوں کے متعلق بتایا وَتَوَلَّوْا وَّھُمْ مُّعْرِضُوْنَ (التوبہ آیت ۵۷)۔ اسی طرح مومنوں کے متعلق اگر فرمایا یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ (التوبہ آیت ۷۱) تو اس کے بالمقابل منافقوں کی ایک واضح علامت یہ بتائی کہ یَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْکَرِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ (التوبہ آیت ۶۷)

ان سب آیات میں اللہ تعالیٰ نے جہاں مومنوں کا ذکر کر کے ان کے متعلق بتایا ہے کہ وہ ہمیشہ سچ بولتے ہیں، نمازوں کی ادائیگی میں خاص تعہد سے کام لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر بڑی کثرت سے کرتے ہیں، خواہ خوشحال ہوں یا تنگ حال ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کو سعادتِ عظمیٰ سمجھتے ہیں، اپنی امانتوں اور عہدوں کا پورا پورا پاس کرتے ہیں، لوگوں کو نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں۔ وہاں اس کے بالمقابل منافقوں کے متعلق بتایا ہے کہ وہ جھوٹ بولنے سے باز نہیں رہ سکتے، نمازوں میں حد درجہ سستی دکھاتے ہیں، ذکرِ الٰہی کی طرف کوئی رغبت نہیں رکھتے، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے میں سخت کراہت محسوس کرتے ہیں، عہد سے پھر جانا اور روگردانی اختیار کرنا ان کی سرشت میں داخل ہوتا ہے، وہ بری باتوں کا حکم دیتے ہیں اور اچھی باتوں سے روکتے ہیں۔ مومنوں کی صفاتِ حسنہ اور ان کے بالمقابل منافقوں کی ان سے الٹ صفاتِ قبیحہ میں سے ہم نے یہاں چند ایک کا بطور مثال ذکر کیا ہے۔ اگر قرآن مجید کا گہری نظر سے مطالعہ کیا جائے تو مومنوں کی اور بہت سی صفاتِ حسنہ اور ان کے بالمقابل منافقوں میں پائی جانے والی برائیوں کی ایک طویل فہرست مرتب ہو سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں منافقوں میں پائی جانے والی بہت سی برائیوں کا ذکر کرنے کے علاوہ ان کی ایک خاص برائی کا بھی ذکر فرمایا ہے اور وہ برائی ان کی ایک واضح اور بیّن علامت کی حیثیت رکھتی ہے اور فی الاصل اسی سے وہ پہچانے اور شناخت کئے جاتے ہیں اور وہ علامت یہ ہے کہ وہ اپنی ہزار برائیوں، بےعملیوں اور بدکرداریوں کے باوجود مصلح کا روپ دھار کر مومنوں کو درغلانے کی کوشش کرتے ہیں اور اس طرح فساد پھیلانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے۔ اللہ منافقوں کی اس بنیادی علامت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا ھُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ ۝ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ ۝ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضًا ۚ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌۢ بِمَا کَانُوْا یَکْذِبُوْنَ ۝ وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰکِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ۝ (البقرہ آیات ۹ تا ۱۳)

اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں (یعنی منافقین) جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور آنے والے دن پر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ وہ ہرگز ایمان نہیں رکھتے۔ وہ اللہ کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں دھوکا دینا چاہتے ہیں مگر واقعہ میں وہ اپنے سوا کسی کو دھوکہ نہیں دیتے ــــ اور وہ ہیں کہ سمجھتے ہی نہیں۔ ان کے دلوں میں ایک بیماری (نفاق کی بیماری) تھی۔ پھر اللہ نے ان کی بیماری کو اور بھی بڑھا دیا (یعنی اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو کامیابیوں پہ کامیابیاں عطا کیں اور منافقین حسد کی وجہ سے اپنے نفاق میں اور زیادہ بڑھتے چلے گئے) اور انہیں ایک دردناک عذاب پہنچ رہا ہے کیونکہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔ اور جب ان سے کہا جائے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔ (کان کھول کر) سنو یہی لوگ بلاشبہ فساد کرنے والے ہیں مگر وہ اس حقیقت کو سمجھتے نہیں۔

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہے کہ منافقوں کی سب سے بڑی، واضح اور بیّن علامت یہی ہوتی ہے کہ وہ مسلسل جھوٹ بولنے اور بولتے چلے جانے، نمازوں، ذکرِ الٰہی اور دیگر عبادات سے جی چراتے، خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے میں بخل سے کام لینے، بددیانت اور خائن ہوتے، برائیوں کا حکم دینے اور نیکیوں سے روکنے نیز اسی طرح اور بہت سی برائیوں میں ملوث ہونے کے باوجود قوم کے ہمدرد اور مصلح بن کر مومنوں کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں، ظاہر یہ کرتے ہیں کہ وہ اصلاح چاہتے ہیں لیکن مقصد ان کا فساد پھیلانا ہوتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کو منافقین کی چالوں سے ہوشیار رہنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"ضرورت اس امر کی ہے کہ وہ (یعنی جماعت احمدیہ) منافقوں کی چالوں کو جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں سمجھے اور انہیں مدّ نظر رکھ کر منافقوں کو پہچانے اور ان سے وہی معاملہ کرے جو قرآن کریم نے تجویز کیا ہے اور ان کے ہتھکنڈوں میں نہ آئے کہ وہ **شیطان کی طرح خیر خواہ** بن کر ہی حملے کیا کرتے ہیں۔" (تفسیر کبیر جلد اوّل جزو اوّل صفحہ ۱۸۶)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں منافقوں کی جو علامتیں بیان فرمائی ہیں اور علی الخصوص اصلاح کے پردہ میں فساد پھیلانے کی جن بنیادی علامات کا ذکر فرمایا ہے ان سب کو مدّ نظر رکھتے ہوئے منافقوں کو پہچاننا، ان کی چالوں سے آگاہ ہونا اور ان کی شرارتوں اور ان شرارتوں کے ضرر اور نقصان سے بچنا مومنوں کے لئے چنداں مشکل نہیں رہتا۔ جو بھی اصلاح کے پردہ میں فساد پھیلانے کی کوشش کرے اور مومنوں کو اطاعت اور فرمانبرداری کی راہ سے بھٹکانا چاہے اس کے منافق ہونے میں قطعاً کوئی شبہ باقی نہیں رہ جاتا۔ اس سے بچنا اور کوئی واسطہ نہ رکھنا حفاظتِ ایمان کے سلسلہ میں مومنوں کی سب سے اہم ذمہ داری ہے۔

انصار اللہ کی بقایادار مجالس کے عہدیدار توجّہ فرمائیں!

ابھی تک بعض مجالس بقایا دار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی منشاء کو پورا کرنے کے لئے کوئی کوشش کی جائے اور پھر اللہ تعالیٰ اس کوشش میں برکت نہ ڈالے ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ضرورت صرف تھوڑی سی توجہ اور صحیح خطوط پر کوشش کی ہے۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جشنِ فارس

مکرم اخوند فیاض احمد خانصاحب لاہور

— ۲ —

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن مجید اور احادیث میں درج پیشگوئیوں کے عین مطابق اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے۔ تحریر فرماتے ہیں۔

"سو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی آئندہ پیشگوئی کے مطابق وہ ذوالقرنین میں ہوں جس نے ہر ایک قوم کی صدی کو پایا اور دھوپ میں جلنے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے مسلمانوں میں سے مجھے قبول نہیں کیا اور کیچڑ کے چشمے اور تاریکی میں بیٹھنے والے عیسائی ہیں جنہوں نے آفتاب کو نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا اور وہ قوم جن کے لئے دیوار بنائی گئی وہ میری جماعت ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہی ہیں جن کا دین دشمنوں کے دستبرد سے بچے گا۔ ہر ایک بنیاد جو سست ہے اس کو شرک اور دہریت کھاتی جائے گی۔ مگر اس جماعت کی بڑی عمر ہوگی اور شیطان ان پر غالب نہیں آئے گا اور شیطانی گروہ ان پر غلبہ نہیں کرے گا۔ ان کی حجت تلوار سے زیادہ تیز اور نیزہ سے زیادہ اندر گھسنے والی ہوگی اور وہ قیامت تک ہر ایک مذہب پر غالب آتے رہیں گے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص [illegible])

نیز اپنے سلسلہ اور اپنی جماعت کے تاقیامت غلبہ اور تمام دشمنانِ دین کے مقابل حجت و براہین اور روحانی و اخلاقی ہتھیاروں کے ذریعہ فتح اور برتری کے لئے حضورؑ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اپنے بعد ایک دائمی سلسلہ خلافت کی پیشگوئی فرمائی (رسالہ "الوصیت") اور اس عظیم الشان سلسلہ خلافت کے ساتھ ہی اپنی اولاد و نسل ہی میں سے بعض جلیل القدر وجودوں کی بھی حضورؑ نے خبر دی جن کے ذریعہ دنیا میں عظیم تغیرات رونما ہونے اور دیگر تمام ادیان پر اسلام کو خاص فتوحات ملنی مقدر تھیں۔ چنانچہ رسالہ "الوصیت" میں ہی جس میں حضورؑ نے اپنے بعد دائمی سلسلہ خلافت کی پیشگوئی فرمائی۔ حضورؑ حاشیہ میں ایک موعود فرزند کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

"خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے"

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مقدس اور مبشر اولاد میں جن عظیم المرتبہ وجودوں کی خبر دی کہ اللہ تعالیٰ ان کو منصب خلافت پر فائز کرے گا اور ان سے دین کی نصرت اور تائید کے خاص کام اپنی مشیت و تقدیر کے ماتحت لیگا وہ مبارک وجود ہیں جن کے بارہ میں فرزند ارجمند حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا ہے کہ۔

"ان سب روایت (یعنی احادیث نبویؐ۔ ناقل) کو ملا کر معلوم ہوتا ہے کہ ایک خاص موعود شخص جو فارسی الاصل ہوگا۔ آخری زمانہ میں ایمان کے اٹھ جانے کے بعد پھر ایمان کو واپس لائے گا اور اس کے اس کام میں بعض اور فارسی الاصل لوگ بھی اس کے مؤید ہوں گے"

(تفسیر کبیر)

ذوالقرنین ثانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت مبشر میں سے، صحف قدیمہ اور خود حضورؑ کی الہامی پیشگوئیوں کے عین مطابق خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے منصب جلیل پر فائز ہونے والا عظیم الشان اور عظیم المرتبہ فرزند ارجمند المصلح الموعود حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ و نور اللہ مرقدہ کا وجود تھا۔ آپؓ کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی پوری شان و شوکت کے ساتھ پوری ہوئی کہ فارسی الاصل مسیح موعودؑ کے کام میں بعض اور فارسی الاصل وجود بھی اس کے مؤید ہوں گے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے عظیم الشان کارناموں اور دجالیت اور فتنہ یاجوج و ماجوج کے خلاف روحانی جنگ میں آپ کی معرکۃ الآراء قیادت کے تذکرہ کے لئے دفتر درکار ہیں۔ اس مضمون میں صرف آپؓ کے ایک پرشوکت رؤیا کا ذکر کیا جائے گا جس میں دجالیت کی طرف سے اسلام پر حملوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح علیہ السلام کی قوت قدسیہ کی برکت سے اور خاص الٰہی نصرت و تائید کے نتیجہ میں دجال اور یاجوج و ماجوج کی تباہی و بربادی کی پیشگوئی ہے۔ اس رؤیا میں آپؓ نے ایک مہیب اور خوفناک اژدہا دیکھا جو سانس لیتا تو انسان بلکہ درخت وغیرہ بھی اس کی طرف کھنچے لگتے اور جب سانس باہر نکالتا تو جہاں تک سانس پہنچتا ہر چیز کو جلا کر راکھ کر دیتا تھا۔ وہ اژدہا لوگوں پر حملہ کرتا تھا۔ اس پر آپؓ بے اختیار اس اژدہا کے حملہ کا شکار ہونے والے مظلوم لوگوں کو بچانے کے لئے دوڑے۔ پھر اس کے متعلق آپؓ فرماتے ہیں۔

"اس (یعنی اژدہا۔ ناقل) نے مجھ پر حملہ کیا۔ مگر جب وہ مجھ پر حملہ کرتا ہے تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے قریب ہی ایک چارپائی پڑی ہوئی ہے مگر وہ بُنی ہوئی نہیں صرف پٹیاں وغیرہ ہیں۔ جس وقت اژدہا میرے پاس پہنچا تو میں کود کر اس چارپائی کی پٹیوں پر پاؤں رکھ کر کھڑا ہوگیا اور میں نے اپنا ایک پاؤں اس کی ایک پٹی پر اور دوسرا پاؤں اس کی دوسری پٹی پر رکھ دیا۔ جب اژدہا چارپائی کے قریب پہنچا تو کچھ لوگ مجھے کہتے ہیں کہ آپ اس کا مقابلہ کس طرح کر سکتے ہیں جب کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں کہ لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمَا۔ اس وقت مجھے محسوس ہوتا ہے کہ یہ سانپ کا حملہ دراصل یاجوج اور ماجوج کا حملہ ہے کیونکہ یہ حدیث ان کے بارہ میں ہے۔ میں اس وقت یہ بھی خیال کرتا ہوں کہ یہ دجال بھی ہے۔ اتنے میں وہ اژدہا میری چارپائی کے قریب پہنچ گیا اور میں نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا دیئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی شروع کر دی۔ اسی دوران .....

..... میں کہتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمَا کسی کے پاس کوئی ایسا ہاتھ نہیں ہوگا۔ جس سے ان کا مقابلہ کر سکے۔ مگر میں نے تو اپنے ہاتھ مقابلہ کے لئے اس کی طرف نہیں بڑھائے بلکہ اپنے دونوں ہاتھ خدا کی طرف اٹھا دیئے ہیں اور خدا کی طرف ہاتھ اٹھا کر فتح پانے کے امکان کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے رد نہیں فرمایا۔ غرض میں نے دعا کرنی شروع کر دی کہ اے خدا! مجھ میں تو طاقت نہیں کہ میں اس فتنہ کا مقابلہ کر سکوں لیکن تجھ میں سب طاقت اور قدرت ہے میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ تو اس فتنہ کو دور فرما دے جب میں نے یہ دعا کی تو میں نے دیکھا کہ آسمان سے اس اژدہا کی حالت میں تغیر پیدا ہونے لگا جیسے پہاڑی کیڑے پر نمک گرانے سے ہوتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں اس اژدہا کے جوش میں کمی آنی شروع ہوگئی اور آہستہ آہستہ اس کی تیزی بالکل کم ہوگئی۔ چنانچہ پہلے تو وہ میری چارپائی کے پیچھے گھسا پھر اس کے جوش میں کمی آنی شروع ہوگئی۔ پھر وہ خاموشی سے سمٹ گیا اور پھر میں نے دیکھا کہ وہ ایک ایسی چیز بن گیا ہے۔ جیسے جیلی ہوتی ہے اور بالآخر وہ اژدہا پانی ہو کر بہ گیا۔ اور میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا دیکھو دعا کا کیسا اثر ہوا۔ بے شک میرے اندر طاقت نہیں تھی کہ میں اس کا مقابلہ کر سکتا۔ مگر میرے خدا میں تو طاقت تھی کہ وہ اس خطرہ کو دور کر دیتا۔"

(تقریر "اسلام کا اقتصادی نظام")

فارس قدیم کے فرزند شاہ خورس، یعنی ذوالقرنین اول نے اپنے زمانہ میں یاجوج اور ماجوج کا استیصال مادی قوت کے استعمال اور جنگ و جدال کے ذریعہ کیا تھا۔ لیکن چونکہ آخری زمانہ میں یاجوج و ماجوج کے بارہ میں مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر یہ پیشگوئی فرمائی تھی۔

لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمَا۔

(ترمذی ابواب الفتن)

کہ مادی طاقت سے ان کا مقابلہ نہیں کیا جائے گا۔ اس لئے قرآن مجید کی آئندہ پیشگوئی کے مطابق آنے والے ذوالقرنین ثانی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے ماتحت مبعوث ہونے والے ابن الفارس، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان روحانی ہتھیاروں کے ساتھ اس دنیا میں بھیجا تاکہ وہ مادی ہتھیاروں کی بجائے دعاؤں اور تضرعات اور روحانی قوت قدسیہ کے ذریعہ دجال اور یاجوج و ماجوج کے فتنہ کا سدباب فرمادیں نیز تا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنے والے مسیح موعود کے بارہ میں یہ پیشگوئی بھی آب و تاب کے ساتھ پوری ہو جائے کہ يَضَعُ الْحَرْبَ (صحیح بخاری) کہ وہ ظاہری جنگوں سے کام نہیں لے گا۔

چنانچہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"یہ دونوں صفات یاجوج و ماجوج اور دجال ہونے کے یورپین قوموں میں موجود ہیں۔ کیونکہ یاجوج و ماجوج کی تعریف حدیثوں میں یہ بیان کی گئی ہے کہ ان کے ساتھ لڑائی میں کسی کو طاقت مقابلہ نہیں ہوگی۔ اور مسیح موعود بھی صرف دعا سے کام لے گا اور یہ صفت کھلے کھلے طور پر یورپ کی سلطنتوں میں پائی جاتی ہے اور قرآن شریف بھی اس کا مصدق ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ۔ اور دجال کی نسبت حدیثوں میں یہ بیان ہے کہ وہ دجل سے کام لے گا اور مذہبی رنگ میں دنیا میں فتنہ ڈالے گا سو قرآن شریف میں یہ صفت عیسائی پادریوں کی بیان کی گئی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ۔"

(چشمہ معرفت)

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری ہمشیرہ سکینہ پروین مرحومہ

(مکرم فضل الرحمن خان صاحب منیجر بنوں شوگر ملز سرائے نورنگ)

میری بہن سکینہ پروین جو مجھ سے تقریباً ساڑھے تین سال بڑی تھیں، ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ء کو بوڑھے والدین۔ چار معصوم کم عمر بچوں اور غمزدہ بہن بھائی کو سوگوار چھوڑ کر اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تقریباً تین سال بعارضہ کینسر بیمار رہیں۔ بیماری کی شدت کے باوجود صبر کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا چھوٹے معصوم بچوں کو نہ رونے اور صبر کی تلقین کرتی رہیں اپنے مولیٰ کی رضا پر راضی ہونے کا بار بار اظہار کیا

اللہ تعالیٰ نے مرحومہ کو بچپن سے ہی نیک فطرت عطا کی تھی، باوجود لاڈ پیار میں پلنے کے اپنے والدین کی ہمیشہ فرمانبردار رہیں۔ بہن بھائیوں سے محبت کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا اور ہمیشہ دوسروں کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر ترجیح دی۔ بالکل نو عمری کے زمانہ میں خواب دیکھا کہ قادیان میں محترمہ سکینہ بیگم (بیوہ بابو محمد اعظم صاحب مرحوم ساکن مردان) کے ہمراہ جا رہی ہیں اور حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کی گود میں بیٹھ گئی ہیں اور حضرت اماں جان سے بعجز درخواست کرتی ہیں کہ دعا فرماویں اللہ کریم میرے والد صاحب کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق دے۔ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا۔ کہ جب تمہارے والد صاحب قادیان آگئے ہیں تو احمدیت بھی قبول کر لیں گے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت محبت رکھتی تھیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا۔ اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا سے خاص تعلق محبت تھا۔

ابتدائی تعلیم پاراچنار میں حاصل کی۔ مزید تعلیم کی سہولت وہاں میسر نہ ہونے کی وجہ سے ایک لمبا عرصہ تعلیم میں رکاوٹ رہی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں دعا کے لئے لکھتی رہتیں کہ اللہ تعالیٰ مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے راستہ کھول دے۔ قریباً دس سال کے وقفہ سے جب والد صاحب کی تبدیلی پشاور اور ایبٹ آباد میں ہوئی ـــــ تو وہ بارہا سکول میں داخلہ لیا۔ دسویں کلاس کا امتحان اتحاد سے کہ ۱۹۵۲ء میں میٹرک سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا اور پھر پشاور سے لیڈی ہیلتھ وزیٹر کا کورس مکمل کیا۔ یہ تمام تعلیم اس نے صرف اپنی ذاتی جدوجہد اور دعاؤں کے ذریعہ سے حاصل کی بچپن میں ہی ایک کان میں کچھ تکلیف ہوتی اور لمبا عرصہ علاج کے باوجود آرام نہ ہوا۔ ڈاکٹروں نے بھی کہا کہ اس تکلیف کا دفع ہونا مشکل ہے بہت رو رو کر دعا کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کثرت سے دعا کے لئے درخواست کی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور کان کی تکلیف مکمل طور پر رفع ہو گئی۔

مرحومہ کے اخلاق و عادات میں جو امر سب سے زیادہ واضح تاثر پیدا کرتا ہے وہ مرحومہ کا صبر اور خدمت خلق کا جذبہ ہے۔ اصلی زندگی کچھ خوشگوار نہیں تھی۔ اور بیماری بھی وہ جسے عام طور پر ڈاکٹر لاعلاج کہتے ہیں۔ ڈاکٹروں کی اس رائے سے شدید اختلاف رکھتی تھیں اور قرآن پاک کی تعلیم پر مکمل ایمان تھا اپنی تکلیف اور پریشانیوں کے اظہار سے حتی الوسع گریز کرتی تھیں خصوصاً والد صاحب کی صحت کی کمزوری کے پیش نظر اپنی تکلیف ان پر ظاہر نہ کرتیں۔

چونکہ میڈیکل کے محکمہ سے تعلق تھا اللہ تعالیٰ نے خدمت خلق کا خوب موقع عطا فرمایا۔ ضرورت مند ۔۔۔۔۔۔ مریض کی دیکھ بھال کے لئے دن رات کا کوئی حصہ یا گرمی سردی مانع نہیں ہوتی تھی۔ اپنی بیماری کے سلسلہ میں علاج کی غرض سے راولپنڈی ملٹری ہسپتال میں داخل تھیں۔ تو باوجود خود ایک مہلک بیماری کی مریضہ ہونے کے دیگر مریضوں کی دیکھ بھال اور خدمت کا جذبہ یہاں بھی کارفرما رہا۔ ایک دن میں حاضر تھا کہ سامنے کے کمرہ سے ایک مریضہ کے کراہنے کی آواز آئی جلدی سے اپنے بستر سے اٹھیں اور تیزی سے اس کے پاس جا کر اس کی ضرورت پوری کی حالانکہ اس وقت خود ہمشیرہ کو تیمارداری کی ضرورت تھی اکثر پھل اور دیگر اشیاء جو ہمشیرہ کے لئے رکھے جاتے۔ دوسرے مریضوں میں تقسیم کر دیتیں اور خود بہت کم حصہ استعمال کرتیں تقریباً ایک سال ربوہ میں محلہ فیکٹری ایریا اور دارالصدر میں مقیم رہیں اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے محلہ میں ہر دلعزیز تھیں اس امر کی کوشش کرتیں کہ سلسلہ احمدیہ کی خدمت کا کوئی موقع ضائع نہ جائے۔

حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی ذات سے خاص لگاؤ تھا بچپن کی خواب سے ظاہر ہے کہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا سے مادر مہربان اور معصوم بچی کا تعلق تھا۔ وفات سے تقریباً دس دن پہلے خواب دیکھا کہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا ربوہ میں اپنے باغ کے پاس اپنے مکان کے قریب تشریف فرما ہیں۔ مکان قریبا ہے اور حضرت اماں جان کی ایک بھاپ کے پاس تشریف رکھتی ہیں مرحومہ کے بچے میرے بچوں کے ساتھ حضرت اماں جان کے باغ سے نہایت خوبصورت آم توڑ رہے ہیں اور جھولیاں بھر بھر کر لا رہے ہیں مرحومہ خیال کرتی ہیں کہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا بچوں کو منع بھی نہیں کرتیں اتنے میں مرحومہ کا لڑکا عبدالشکور آم سے جھولی بھر لایا۔ مرحومہ نے اسے کہا کہ جاؤ۔ اور حضرت اماں جان سے عرض کرو کہ میری امی کے لئے بھی آم دیں۔ عبدالشکور نے جا کر عرض کی۔ حضرت اماں جان نے فرمایا۔ جاؤ امی سے کہو کہ یہیں آکر میرے پاس آم کھائے۔ خواب واضح تھی اور اس کی تعبیر کو خوب سمجھتی تھیں۔ اس کے باوجود کسی گھبراہٹ کا اظہار نہیں کیا۔ وفات سے چند روز قبل اپنی آواز ریکارڈ کرائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی خدمت میں سلام وعلیکم عرض کیا اور دعا کی درخواست کی۔ والدین، ہمشیرہ فاطمہ یاسمین برادرم آمین اور بچوں سے مخاطب ہوئیں اور مختصر پیغام دئے۔ میں قریب ہی بیٹھا تھا۔ سب کے متعلق پیغام دینے کے بعد محبت بھری نظروں سے میری طرف دیکھا اور مزید کچھ کہنے سے قاصر رہیں۔

۲۹ دسمبر ۱۹۷۱ء کو صبح ساڑھے دس بجے حضرت اقدس ...... سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئیں قبر پر مولانا عبدالمالک خان صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ کے چار نوعمر بچے اپنی ماں کی شفقت بھری تربیت ...... اور دعاؤں سے محروم ہو گئے۔ مولیٰ کریم خود ہی ان معصوم بچوں کے سر پر اپنی رحمت اور شفقت کا سایہ رکھے۔

مرحومہ کی وفات پر تمام احباب جماعت بنوں و سرائے نورنگ اور بزرگان سلسلہ نے نہایت ہمدردی اور محبت کا سلوک کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنی رحمت کا سایہ رکھے اور مرحومہ ہمشیرہ سے اپنی ستاری کا سلوک فرمائے۔

اللھم آمین

قربانی اور گھاٹا دو متضاد چیزیں ہیں

اسلام میں اگر حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ جیسی ضرورت کے وقت سارے کا سارا یا نصف مال پیش کرنے والی ہستیاں نہ ہوتیں تو عرب کے چرواہے ساری دنیا کے استاد نہ بنتے۔ دنیا کی بادشاہتیں اُن کے قدموں پر نچھاور نہ ہوتیں اور فرشتے ان پر رشک نہ کرتے چند مٹھی بھر مسلمانوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں جانیں پیش کیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے نفوس میں برکت ڈالی اور وہ ریت کے ذروں کی طرح ساری دنیا میں پھیل گئے۔ مال پیش کیا۔ اس کے نتیجہ میں مال یا رزق میں کمی نہیں آئی بلکہ دنیا کے بادشاہتوں کے خزانے اُن کے قدموں پر ڈھیر کر دئے گئے۔ آج پھر اسلام کے خوبصورت اور چمکدار چہرہ کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے قربانیوں کی ضرورت ہے۔ یا یوں کہیئے کہ اللہ تعالیٰ ایک بار پھر ہماری نسلوں اور مالوں میں برکت بخشنا چاہتا ہے۔

سو انصار کی شرح چندہ میں اضافہ مقام شکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میدان میں ہمارے لئے مزید وسعت بخشی ہے اور پہلے سے بھی آگے بڑھ کر قدم رکھنے کا موقع پیدا کر کے مزید احسان فرمایا ہے۔ خدا کرے یہ نکتہ سب انصار کو سمجھنے کی توفیق مل جائے اور اس سال کوئی ایک رکن یا مجلس ایسی نہ رہے۔ جو سو فیصدی چندہ پورا یا ادا کرنے والی نہ ہو۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اگر آپ نے ابھی تک بجٹ تشخیص کر کے نہیں بھجوایا تو ۳۱ مارچ (امان) تک ضرور مرکز کو ارسال فرما دیں

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۷۰۸

میں محمد طارق اسلام ولد محمد شریف ایم اے پیشہ تعلیم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی ساکن ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۸ ۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۶/ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: محمد طارق اسلام ولد ماسٹر محمد شریف ایم اے محلہ رائے والا مکان نمبر ۱۱۲ گلی نمبر ۲ پیل والی ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد: محمد شریف ایم اے۔ امیر جماعت احمدیہ ڈسکہ

گواہ شد: چوہدری محمد شفیع سیکرٹری جماعت احمدیہ ڈسکہ

مسل نمبر ۲۰۷۱۰

میں ڈاکٹر کیپٹن مبارک احمد ولد چوہدری رحمت علی صاحب قوم جاٹ سندھو پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی ساکن بہاولپور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۱۱ ۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵۵۶/ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: ڈاکٹر مبارک احمد ایم بی بی ایس [illegible] وکٹوریہ ہسپتال۔ بہاول پور

گواہ شد: چوہدری محمد عبدالغنی صدر موصیان جماعت احمدیہ بہاول پور

گواہ شد: رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری و سیکرٹری مال قائد ضلع و علاقائی بہاول پور

مسل نمبر ۲۰۷۱۷

میں رانا رفیق احمد ولد رانا بشیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی ساکن بہاول پور ضلع بہاول پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۱/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰/ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے گی۔

العبد: رانا رفیق احمد ولد رانا بشیر احمد صاحب معرفت رانا مبارک احمد صاحب ہائی وے کالونی یزمان روڈ۔ بہاول پور۔

گواہ شد: چوہدری محمد عبدالغنی صدر موصیان جماعت احمدیہ۔ بہاول پور

گواہ شد: رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بہاول پور۔

مسل نمبر ۲۰۷۳۶

میں شیخ محمد انیس ولد شیخ محمد یعقوب صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۱۲ سال بیعت پیدائشی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳ ۱/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰/ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: شیخ محمد انیس C-2-25 بلاک ال نارتھ ناظم آباد کراچی ۳۳۔

گواہ شد: عبدالرشید سیکرٹری معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی ۱۳۷۵ دستگیر سوسائٹی کراچی۔

گواہ شد: ناصر احمد طاہر۔ انڈسٹریل ناظم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۲۰۷۲۴

میں محمد شریف ولد عبداللہ صاحب قوم بلوچ پیشہ معلم وقف جدید عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی ساکن حسن باڑہ ضلع لاڑکانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹ ۹/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۸۷/ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: سید سعید احمد صدر جماعت احمدیہ واربرٹن۔ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد: مولوی محمد شریف معلم وقف جدید حال واربرٹن ضلع شیخوپورہ

گواہ شد: مولوی عبدالحفیظ کھوکھر مربی اصلاح وارشاد حال وارد واربرٹن۔ ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۰۷۳۷

میں عبدالباسط طارق ولد عبدالرشید صاحب راشد قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸ ۱۱/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۳۰/ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد: عبدالباسط طارق نزیل جامعہ احمدیہ

گواہ شد: شریف احمد اشرف ولد حافظ احمد علی صاحب متعلم

گواہ شد: لئیق احمد طاہر ولد شریف احمد صاحب

مسل نمبر ۲۰۷۳۸

میں چوہدری منور اسلم شاہد ولد چوہدری خورشید اسلم صاحب قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی ساکن نوشہرہ ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۱ ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵/ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: چوہدری منور اسلم شاہد مکان نمبر ۱۳۰ کی محلہ خوشحال کالونی۔ نوشہرہ کینٹ ضلع پشاور

گواہ شد: چوہدری تنویر اسلم نوشہرہ برادر منور اسلم

گواہ شد: مرزا عبدالحفیظ۔ ایڈووکیٹ نوشہرہ۔

مسل نمبر ۲۰۷۴۴

میں میر عبدالمجید شاہد ولد میر فقیر محمد صاحب مرحوم قوم میر پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۱۱/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۳۶/ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: میر عبدالمجید شاہد ولد میر فقیر محمد صاحب مرحوم معرفت حدیقۃ المبشرین۔

گواہ شد: محمد اسمٰعیل منیر (مبلغ سلسلہ احمدیہ ربوہ)

گواہ شد: شیخ مبارک احمد سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد اقصیٰ ربوہ ـــــ ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے منصب خلافت پر متمکن ہونے کے بعد ۲۸ر اخاء ۱۳۴۵ ہش (۲۸ر اکتوبر ۱۹۶۶ء) بروز جمعۃ المبارک ابراہیمی دعاؤں کے ساتھ جامع مسجد (مسجد اقصیٰ) ربوہ کا سنگِ بنیاد رکھا تھا

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ عظیم الشان مسجد اب پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہے الحمد للہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ الودود چند دنوں تک اس کا افتتاح فرمائیں گے ـــ آج کل سینکڑوں کی تعداد میں روزانہ زائرین مسجد کو دیکھنے کے لئے آ رہے ہیں۔ افتتاح سے پہلے مسجد کی صفائی اور ضروری فٹنگ کے لئے مسجد زائرین کے لئے ۲۰ ماہ حال سے افتتاح تک بند رہے گی۔ احباب اس کی پابندی کریں اور ان دنوں میں منتظمین کو مسجد کھولنے پر مجبور نہ کریں۔

(قائم مقام سیکرٹری مسجد اقصیٰ کمیٹی ربوہ)

تربیلا کے سکول میں سٹاف کی ضرورت

پراجیکٹ ہائی سکول تربیلا میں مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔ تنخواہ گورنمنٹ سکیل کے مطابق ملے گی۔ اس کے علاوہ -/۴۰ پراجیکٹ الاؤنس اور رہائش کی سہولت میسر ہے۔

نمبر شمار	اسامی	کوالیفیکیشن	تنخواہ	تعداد اسامیاں
۱	جونیئر لیڈی ٹیچر	ایف اے سی ٹی یا میٹرک جے وی یا ایس وی	-/۱۷۸	۲۔ عورتوں کے لئے ۱ مرد کے لئے
۲	سینئر سائنس ٹیچر	بی ایس سی فزکس کیمسٹری اور بی ایڈ بھی	۲۵۰ – ۳۰۰	۲ سینئر لیڈی سائنس ٹیچر
۳	پی ٹی آئی	کوالیفائڈ	-/۲۱۵	۱ لیڈی
۴	سینئر لیڈی ٹیچر	ایم اے (انگلش) بی ایڈ		۱ سینئر لیڈی ٹیچر انگلش کلاسوں کے لئے

درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائی جائیں ایک ہفتہ کے اندر

ڈپٹی جنرل منیجر (آر۔ ایس۔ اے)

تربیلا ڈیم پراجیکٹ۔ ڈاکخانہ تربیلا ڈیم کالونی ضلع ہزارہ

نوٹ: درخواست دہندگان درخواست ارسال کرنے کے بعد نظارت تعلیم کو بھی فوری طور پر مطلع فرمائیں۔

(ناظر تعلیم)

فوری ضرورت

ہمیں چند ایسے کارکنان کی ضرورت ہے جو مستعد اور اچھی صحت رکھتے ہوں۔ فوج سے فارغ شدہ احباب کو ترجیح دی جائے گی۔ خواہشمند احباب امیر / پریذیڈنٹ مقامی کی تصدیق کے ساتھ کوائف بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل الزراعت تحریک جدید ربوہ)

مجلس مشاورت

تحریک جدید کا وصول شدہ چندہ

تمام نمائندگان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ وصول شدہ چندہ تحریک جدید مجلس مشاورت پر اپنے ہمراہ لیتے آئیں۔ انشاء اللہ اس طرح ترسیل زر کے اخراجات کی بھی بچت ہو جائے گی۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

تقریب شادی

مورخہ ۵ر امان کو بعد نماز عصر محترم مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ روس کی صاحبزادی عزیزہ طیبہ صدیقہ صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح گزشتہ سال مکرم بشارت الرحمٰن صاحب ظفر ابن محترم حافظ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کے ساتھ ہوا تھا۔

تقریب رخصتانہ میں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا اور بہت سے دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بزرگان سلسلہ شامل ہوئے۔

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے اس موقع پر اجتماعی دعا کرائی ۶ر مارچ کو مکرم طفیل منیر صاحب کے مکان پر دولہا کی دعوت ولیمہ بصورت عصرانہ ہوئی۔ بہت سے دیگر بزرگان و احباب کے علاوہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا بھی اس میں تشریف لائیں

اجتماعی دعا محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے کرائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

ضروری اعلان

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ایک ماہر محنتی اور دیانتدار باورچی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق دی جائے گی۔ رہائش کے لئے کوارٹر کا ہسپتال میں انتظام ہے۔ خواہشمند امیدوار اپنی درخواست چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ کے نام جلد از جلد ارسال کریں۔

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست ہائے دعا: ۱۔ محترم کیپٹن شیخ نواب الدین صاحب کے بھتیجے مکرم شیخ محمود احمد صاحب اسلم آف پاکستان ایئر فورس ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں ان کی بائیں ران میں فریکچر ہو گیا ہے اور وہ [illegible] کھاریاں میں زیر علاج ہیں اور احباب جماعت سے اپنی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (عبدالقیوم ربیع)

۲۔ عزیزم محمد یوسف لقا پوری کو اسلام آباد میں سیڑھیوں سے گرنے کی وجہ سے شدید چوٹیں آئی ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔ (مبارک احمد لقا پوری)

۳۔ خاکسار کو آج کل بعض مشکلات درپیش ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ملتجی ہوں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری مشکلات دور فرمائے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

(سعید اختر۔ ریڈن ڈیل لینکس ہانگکستان)

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۲ مارچ ۷۲ء بروز بدھ بوقت نو بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔ کم از کم معیار بھرتی:۔

قد ۵ فٹ ۴ انچ چھاتی ۳۲-۳۳ وزن ۱۰۷ پونڈ

تعلیم: کم از کم تین جماعت عمر ۱۷ سے ۵ سال تک

بعض حالات میں ان پڑھ بھی بھرتی کئے جائیں گے (ناظر امور عامہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷

قائدین کرام! خدام کا چندہ مارچ جلد بھجوائیں (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)